REGD. NO. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ: ـ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۴ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۳۱ امان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۳۰ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

دو دن سے حضور کی طبیعت بوجہ ضعف زیادہ ناساز ہے۔ کل دن بھر ضعف نسبتاً زیادہ رہا۔ اور شام کو کافی ضعف محسوس ہوتا رہا۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے —— احباب ان دنوں خصوصیت

سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

پاکستان میں سیم اور تھور کے مسائل کو جلد حل کرنے کی کوشش کریں

دنیا کے سائنسدانوں سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی اپیل

پشاور ۳۰ مارچ صدر محمد ایوب خاں نے سائنسدانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آبادی میں اضافہ نیز سیم اور تھور کے مسئلوں پر قابو پانے کی کوشش کریں، پشاور یونیورسٹی میں چودھویں کل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ الجھے ہوئے اور پیچیدہ مسئلوں کو حل کرنے سے پہلے ان دو مسئلوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے آپ نے کہا کہ جب تک آبادی میں اضافہ کے مسئلہ کو حل نہیں کیا جاتا اس وقت تک ترقی کی کوششیں بے اثر رہیں گی۔

کانفرنس میں پاکستان، امریکہ، روس، ترکیہ، ایران اور بھارت سے چھ سو سائنسدان شرکت کر رہے ہیں صدر نے مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمیں اپنے معاشرہ اور قومی معیشت کی تعمیر نو کے مسائل کا سامنا ہے اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ملک کو مفکروں، فلسفیوں اور ان سے بھی زیادہ سائنس دانوں اور فنی ماہروں کی ضرورت ہے تاکہ وہ ملک کے قدرتی وسیلوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورتیں پوری کرنے کے طریقے دریافت کریں آپ نے سائنسی تحقیقات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی دنیا کے ساتھ چلنے کے لئے ملکی وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کے انتظام کی ضرورت ہے آپ نے سائنسی ترقی کے قومی کمیشن کی خدمات کی تعریف کی جو ڈاکٹر عبد السلام کی قیادت میں کام کر رہا ہے۔

اس موقع پر سائنسی ترقی کی کونسل کے صدر ڈاکٹر عبد السلام نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایوب کو پاکستان کی سائنسی ترقی میں معمار کی حیثیت حاصل ہے صدر ایوب نے ملک میں ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے سائنسی ترقی کی قومی کونسل قائم کی ڈاکٹر عبد السلام نے سائنسی کونسل کے قیام کو ایک تاریخی واقعہ قرار دیا انہوں نے کہا کہ سیم اور تھور کے سدباب کے لئے امریکی ماہروں کی جو جماعت کام کر رہی ہے

شام کے صدر، وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کے بعض ممتاز اراکین گرفتار کر لئے گئے

انقلابی حکومت کی طرف سے مصر و شام کے انضمام کی تردید

بیروت ۳۰ مارچ۔ شام کی فوجی کمان نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ شام اب پھر مصر کی آغوش میں جا رہا ہے۔ دمشق ریڈیو نے شام کی فوجی کمان کا ایک سرکاری اعلان نشر کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض حلقوں میں شام کے نئے فوجی انقلاب کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ شامی فوج کے افسروں نے کل ملک کا اقتدار سنبھال لیا تھا۔ فوجی حکام نے انتباہ کیا ہے کہ افواہیں پھیلانے والوں کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ شام کے فوجی سربراہوں نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ شام کی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کی جائے گی

لبنان کے دار الحکومت بیروت سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان میں ان اطلاعات کی تصدیق کر دی گئی ہے کہ شام کے صدر ناظم قدسی وزیر اعظم معروف دوالابی اور پارلیمنٹ کے دوسرے ممتاز ارکان گرفتار کر لئے گئے ہیں گرفتار کئے جانے والوں میں ایک سابق وزیر اعظم صابر العلی اور دو بڑے صنعت کار عبد الہدی اور حسین شاوی بھی شامل ہیں عبد الہدی اور حسین شاوی شام کے پانچ بڑے صنعتی اداروں کے سربراہ ہیں جنہیں متحدہ عرب جمہوریہ کے قیام کے بعد صدر ناصر نے قومی ملکیت میں دے دیا تھا

جرمن ماہرین کا مشن کراچی پہنچ گیا

کراچی ۳۰ مارچ۔ مشرقی پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر کے قیام کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے پانچ ارکان پر مشتمل جرمن ماہرین کی ایک جماعت کل علی الصبح کراچی پہنچی ہے

وہ چند ہفتوں کے اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

گدو بیراج میں ۲۸ ہزار ایکڑ رقبہ کا نیلام عام

لاہور ۳۰ مارچ۔ گدو بیراج کا ضلع جیکب آباد میں تقریباً ۲۸ ہزار ایکڑ رقبہ اس ضلع کی مختلف تحصیلوں میں تیئیس اپریل سے بارہ مئی تک نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔ نیلام کی شرائط ایک کتابچے پر مشتمل ہیں جو دو روپے فی جلد کے حساب سے صوبے میں ہر ڈپٹی کمشنر کے دفتر زرعی ترقیاتی کارپوریشن لاہور دفتر نو آبادیات گدو بیراج اور متعلقہ اسسٹنٹ کالونائزیشن افسر کے دفاتر سے مل سکتا ہے

بھارت اور روس میں معاہدہ

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ بھارت اور روس کے درمیان کل سہ پہر ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت صوبہ اتر پردیش میں ایک اینٹی بائیوٹک پلانٹ اور آلات جراحی تیار کرنے کے ایک منصوبے پر عمل کیا جائے گا اور دونوں منصوبوں پر اکیس کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۳۰ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے بدستور بہت ناساز ہے۔ تاحال کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا ہے

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر کل کرنافلی پروجیکٹ کا افتتاح کریں گے

ڈھاکہ ۳۰ مارچ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۳۱ مارچ کو کرنافلی ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا رسمی افتتاح کریں گے یہ عظیم منصوبہ پاکستان اور امریکہ کے دس سالہ اشتراک کا نتیجہ ہے

سلامتی کونسل میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت

اقوام متحدہ نیویارک ۳۰ مارچ۔ امریکہ اور روس دونوں نے شام کی سرحدی چوکیوں پر سولہ مارچ کو اسرائیلی فوجوں کے حملہ کی مذمت کی ہے کل رات سلامتی کونسل میں اسرائیلی فوجوں کے حملہ کے بارے میں تین گھنٹہ سے زیادہ دیر تک بحث ہوتی رہی۔ آئندہ ہفتہ کے شروع میں فلسطین میں متارکہ جنگ کی نگرانی کرنے والے اقوام متحدہ کے سربراہ کی آمد تک بحث ملتوی کر دی گئی ہے اقوام متحدہ کے مشن کے سربراہ اس حادثہ کے بارے میں سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ روسی مندوب نے شام کے اس الزام کی حمایت کی کہ اسرائیل جارحیت کا مرتکب ہوا ہے آپ نے سلامتی کونسل سے کہا کہ وہ ان اقدامات کی مذمت کرے اور ان کا خاتمہ بھی کرے روسی مندوب نے کہا شام نے اسرائیلی اشتعال انگیزی کے جواب میں بڑے ضبط و تحمل کا ثبوت دیا ہے امریکی مندوب نے اپنی تقریر میں کہا کہ اطلاعات کے ابتدائی جائزہ سے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشتعال انگیزی اور جوابی کارروائی کی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مارچ ۶۲ء

تمام سماوی کتب میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نور ہوتا ہے

مسیحی مبلغ مذکور اپنے ٹریکٹ "مسلمانوں کے دوست" میں لکھتا ہے:۔

"یہ انجیل مقدس وہ ہے جس میں نور اور ہدایت ہے (مائدہ ۴۶) انجیل میں جس نور کا اشتہار ہے وہ نور مسیح ہے جو زندگی بخش نور ہے (یوحنا ۱:۴) "حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے" (یوحنا ۱:۹) بمنزلہ آفتاب جس کی کرنوں میں شفا اور زندگی بخش تاثیر ہے۔ عالم بالا کا آفتاب جو ہماری زندگی کو نجات کا نور اور ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے (لوقا ۱:۷۸) جو ہر ایمان لانے والے کی زندگی کو روشن اور منور کرتا ہے۔ مسیح خداوند نے فرمایا ہے:۔

"دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی
کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا
بلکہ زندگی کا نور پائے گا"

(یوحنا ۸:۱۲)

مسیح خداوند حقیقی نور ہے۔ گناہ سے نجات دینے والا اور خدا کے ساتھ ہماری صلح اور میل کرانے والا زندہ نور مسیح ہے۔ مسیح خداوند نے فرمایا ہے "میں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں۔ تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے" (یوحنا ۱۲:۴۶) کیا نجات دینے والے نور کی خوشخبری کو روکنا عقلمندی ہے؟ اہلِ اسلام کا دعویٰ ہے کہ ہم عیسیٰ مسیح کی بڑی عزت کرتے ہیں تو پھر اس کی انجیل کی منادی میں روک پیدا کرنا جس میں نور اور ہدایت ہے کونسی دانائی ہے؟ اور مسیحیت کو فتنہ قرار دینے میں قرآن مجید کے کونسے حکم کی بجا آوری ہے؟ پیارے دوستو! آج بھی مسیحی لوگ آپ کے دوست بلکہ زیادہ نزدیکی دوست ہیں اور دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے وہ آپ کو نجات کی خوشخبری کا اشتہار دیتے ہیں لکھا ہے کہ:۔

"اس شخص (مسیح) کی سب نبی
گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اس پر
ایمان لائے گا اسکے نام سے گناہوں
کی معافی حاصل کرے گا" (اعمال ۱۰:۴۳)

مسیح خداوند حقیقی نور ہے وہ زندگی بخش نور ہے وہ نجات دینے والا نور ہے وہ گنہگاروں کی نجات کا کام ہر روز اور ہر وقت کرتا رہتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ اور حقیقی نور ہے جو لوگ مانتے ہیں کہ مسیح زندہ ہے ان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جن کو ابھی تک یہ شخصی تجربہ حاصل نہیں ہوا کہ زندہ مسیح خداوند ہمارا نجات دینے والا ہے ان کو چاہیئے کہ وہ زندہ مسیح خداوند پر ایمان لا کر اپنے ایمان کو زندہ کریں اور حقیقی نور کے وسیلہ سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا نور پائیں۔ مسیح خداوند نے فرمایا ہے:۔

"دنیا کا نور میں ہوں جو میری
پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں
نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پائیگا"
"کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے
نہیں بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا
ہوں" (یوحنا ۱۲:۴۷)

یہاں مسیحی مبلغ نے بہت بڑی چالاکی کی ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انجیل کو نور کہا ہے لیکن اسی سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے تورات کو بھی نور و ہدایت کہا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

انا انزلنا التورٰۃ فیھا
ھدًی ونورٌ۔ (مائدہ ۴۵)

یعنی تحقیق ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ یہی بات سورۂ مائدہ کی آیہ ۴۷ میں اللہ تعالیٰ نے انجیل کے متعلق کہی جس کو مسیحی مبلغ نے اپنے ٹریکٹ میں پیش کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ تورات کے ذکر کے بعد فرماتا ہے:۔

"وقفینا علٰی آثارھم
بعیسی ابن مریم مصدقًا
لما بین یدیہ من التورٰۃ
واتینٰہ الانجیل فیہ
ھدًی ونورٌ ومصدقًا
لما بین یدیہ من التورٰۃ
وھدًی وموعظۃ للمتقین"

(مائدہ ۴۷)

یعنی "ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو جبکہ وہ اس (کلام) (یعنی تورات کو پورا کرنے والا تھا ان (یعنی مذکورہ بالا نبیوں) کے نقش قدم پر چلایا اور ہم نے اسے انجیل دی تھی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ اس (کلام) کو جو اس سے پہلے آ چکا تھا پورا کرنے والی تھی۔ (یعنی تورات کی پیشگوئیاں پوری کرتی تھی) اور وہ متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔"

قرآن کریم کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ انجیل تورات کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی تھی۔

دراصل سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے چنانچہ خود موجودہ انجیل بھی اسکی شہادت دیتی ہے جہاں مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں تورات کو منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں اور جب ایک غیر قوم کی عورت نے مسیح علیہ السلام سے برکت چاہی تو آپ نے کہا کہ میں ان لوں کی روٹی کتوں کے آگے نہیں ڈالنا چاہتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے جکی قرآن کریم نے بھی تصدیق کی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

واذ قال عیسی ابن مریم
یٰبنی اسرآءیل انی رسول اللّٰہ
الیکم مصدقًا لما بین
یدیَّ من التورٰۃ ومبشرًا
برسولٍ یاتی من بعدی
اسمہٗ احمد۔

کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تصدیق کرتا ہوں تورات کی اور اپنے بعد ایک نبی کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام احمد ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحیوں کا دوسری اقوام میں منادی کرنا ہی سرے سے انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس طرح اگر مسلمان انجیل کی منادی کو اپنی قوم میں روکتے ہیں تو وہ انجیل کی بات کو پورا کرتے ہیں جس پر خود مسیحی پادری عمل نہیں کرتے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ مسیحیوں کی تبلیغ کو جبرًا روکا جائے اسلام حق اور ناحق دونوں کو برابر اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے اپنے سونے کو کسوٹی پر پیش کریں تاکہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو سکے۔

قد تبین الرشد من الغی

یعنی قرآن کریم نے ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا ہے اور ہر کوئی عقل سے کام لیکر سیدھا راستہ معلوم کر سکتا ہے۔ اسلام کسی مذہب کی تبلیغ کو روکنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ ہم مسیحی مبلغ سے پوچھتے ہیں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے کس حکم کے ماتحت دوسری اقوام میں منادی کرتے ہیں۔

اس کے خلاف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انی رسول اللہ الیکم جمیعا

یعنی میں تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول ہوں۔

اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انجیل میں "نور" کہا ہے یہ نتیجہ نکالنا کہ صرف انجیل ہی میں "نور" ہے کتنی فریب کاری ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسی جگہ نہ صرف انجیل ہی میں بلکہ تورات میں بھی "نور" ہی کہا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "انجیل" صرف تورات کا ہی تتمہ ہے اسکے مقابلہ میں قرآن کریم کو اتمام نعمت کہا ہے اور نور بھی فرمایا ہے مثلاً

فامنوا باللّٰہ ورسولہ والنور
الذی انزلنا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ ہی نور السماوات والارض ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام خواہ کسی نبی پر اترا ہو اسی کا نور ہے اس میں کسی خاص بندے کی تخصیص نہیں اور نہ کسی خاص کتاب کی تخصیص ہے اللہ تعالیٰ کی تمام کتب اسی کا نور ہیں۔ مسیحی مبلغ کا اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص کر لینا سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا مسیحیوں کے غلط عقائد کی تردید کی ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں موجودہ عیسائیت کی نہایت شدت سے تردید کی ہے اسی سورہ کا ایک ٹکڑا یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

"جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یقینًا اللہ ہی مسیح ابن مریمؑ ہے وہ ضرور کافر ہو گئے اور مسیحؑ نے (تو) کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا (بھی) رب (ہے) اور تمہارا (بھی) رب ہے۔ بات یہی ہے کہ جو شخص کسی کو) اللہ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی (بھی) مددگار نہیں (ہو گا) جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقینًا تین میں سے ایک ہے وہ یقینًا کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ پھر کیا وہ (لوگ) اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی (نہیں) مانگتے حالانکہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ مسیح ابن مریمؑ صرف ایک رسول تھا اس سے پہلے رسول (بھی) فوت ہو چکے ہیں اور اسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ ہم کس طرح ان کے (فائدہ کے) لئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل دیا جاتا ہے۔ (تو کہدے (کہ) کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان (چیزوں) کی پرستش کرتے ہو جو نہ انہیں نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتی ہیں اور نہ نفع پہنچانے کی اور اللہ ہی ہے جو بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ (تو کہدے (کہ) اے اہل کتاب! اپنے دین کے متعلق ناجائز (طور پر) حد سے زیادہ غلو سے کام نہ لو۔ اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے (خود بھی) گمراہ ہو چکے ہیں اور (اور) بہتوں کو (بھی) انہوں نے گمراہ کیا ہے اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔" (سورہ مائدہ آیہ ۷۳ تا ۷۸)

۱۵۵

وصیت کے روحانی فوائد

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسی روحانی جماعت قائم کرنے کے لئے ہے جو اپنا تن من دھن سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توحید اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے لگا دے۔ اور آخری دور کی شیطانی طاغوتی اور دجالی طاقتوں کو کامل شکست دے۔

ظاہر ہے کہ یہ نصب العین بہت زبردست ایمان، نہایت بلند کردار اور انتہا درجہ کی روحانی قوت کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ آدھے دل کی قربانی سے یہ کام سرانجام نہیں پا سکتا اور کامل قربانی کے لئے چٹانوں سے زیادہ مضبوط ایمان کی ضرورت ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نشانات و معجزات اسی لئے دکھاتا ہے۔ تا ان کے متبعین کے دلوں میں ایمان محکم ایمان اور زبردست یقین پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

لاتا ہے وہ بلا کر سو سو نشاں دکھا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

درحقیقت روحانی زندگی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے نشانات اور اس کے پاک مکالمہ پر ہوتی ہے اور روحانی زندگی کی شناخت اس کے اثرات اور ثمرات سے ہو سکتی ہے۔ سچی قربانی اور روحانی زندگی میں تلازم ہے۔ سچی قربانی سے روحانی زندگی پنپتی ہے۔ اور روحانی زندگی سے قربانی کا جذبہ ابھرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا اور چاروں طرف سے متعدد روحوں نے لبیک کہہ کر آپ کے گرد جمع ہونا شروع کیا۔ سب نے دین کی نصرت کا وعدہ کیا۔ ان سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار لے کر ایک نئی روحانی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کی باذن الٰہی بنیاد رکھی۔

اس جماعت کے افراد ایک روحانی رشتہ میں منسلک ہیں۔ سب کا مطمح نظر قرب الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کا حصول ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کنندگان کے لئے پاکیزہ زندگی اختیار کرنا ایک لازمی شرط قرار دی ہے۔ اس پاکیزہ زندگی کے حصول کے لئے کچھ وسائل اور ذرائع مقرر ہیں۔ جن کی بنیاد جان و مال کے مجاہدہ پر ہے۔ مال کی قربانی بھی ایک بڑا ذریعہ روحانی زندگی کے نشوونما کا ہے۔ مال کی یہ قربانی اشاعت دین کے لئے اساس و بنیاد ہے۔ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا انسان کی روح میں تازگی پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں بار بار انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک جگہ فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ تم نیکی اور روحانی زندگی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے محبوب اموال اور دیگر چیزوں کی قربانی نہ کرو۔

تربیت اور روحانی زندگی کے لئے تدریج ضروری ہے۔ اسلام کے آغاز میں نزول قرآن مجید میں بھی یہی تدریج مدنظر تھی اور اب اس نشأۃ ثانیہ میں روحانی تربیت کے لئے تدریج کو اختیار کیا گیا ہے۔

شروع شروع میں احمدیوں کو یہ بتایا گیا کہ وہ اپنے اموال کا ایک حصہ بالالتزام اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ خواہ وہ حصہ کتنا کم اور کتنا تھوڑا ہو۔ مگر خرچ ضرور کریں۔ اس پر جماعت میں یہ روح سرایت کر گئی۔ آخر ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے الوصیت تحریر فرمائی۔ اپنی وفات کے وقت کے قریب واقع ہونے کی خبر دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے جماعت کو مستقل طور پر اس امانت کے اٹھانے کے لئے پوری مستعدی کی تلقین کی جو آپ کے سپرد کی گئی تھی یعنی اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانا اور سعادت مند روحوں کو روحانی زندگی سے آشنا کرنا۔ اس اہم کام کے لئے آپ نے جماعت کے پاک دل لوگوں کو مزید روحانی قربانی کی دعوت دی اور ان کے سامنے تقویٰ کی زندگی۔ محرمات سے اجتناب اور نیکیوں کے پوری رغبت سے سرانجام دینے کے نصب العین کو زیادہ زور دار لفظوں میں واضح کیا اور فرمایا کہ اب سے سچے مومن تعہد کر لیں کہ وہ اپنی آمد اور اپنی جائدادوں کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اشاعت اسلام کے لئے دیتے رہیں گے۔ اور اس مستقل اور پائدار قربانی سے وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جنت کے وارث ہوں گے۔

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہے کہ تحریک وصیت ایک روحانی تحریک ہے کوئی مادی ذریعہ نہیں۔ اور اس کا دائرہ عمل بہت وسیع ہے۔ عام حالات میں بھی محتاجوں اور مسکینوں کی مالی امداد روحانی زندگی کے لئے ممد و معاون ہوتی ہے۔ مگر ایک مامور ربانی کے پروگرام کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے دین کامل اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے مستقل طور پر زندگی بھر مال خرچ کرتے رہنا بہت بڑی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے اور اس تحریک پر لبیک کہنے والے بہت سے روحانی فوائد حاصل کرتے ہیں مثلاً:۔

(۱) خود مالی قربانی اور ہر ماہ اور ہر روز کی قربانی ایک عظیم الشان روحانی توفیق ہے۔

(۲) اس مالی قربانی کے کرنے کا عہد . . . . کر کے زندگی بھر اسے نبھاتے جانا خود غیر معمولی سعادت ہے۔ موصی اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کے ساتھ روحانی تروتازگی کو بڑھاتا جاتا ہے۔

نظام وصیت کی اہمیت

"یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اس لئے اس نے اب بھی ایسا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت صفحہ ۳۳-۳۴)

(۳) ان اموال کے ذریعہ اشاعت دینی کا جو دائمی کام جاری رہے گا اس سے وصیت کنندہ کے نامۂ اعمال میں ہمیشہ ثواب درج ہوتا رہے گا

(۴) وصیت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر عملی ایمان کے علاوہ ایک پائدار اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے جو بہت بڑا روحانی انعام ہے۔

(۵) قیامت تک نیک لوگ بہشتی مقبرہ میں وصیت کنندگان کے لئے دعا کرتے رہیں گے جو ان کی روحوں کے لئے دائمی آسودگی کا ذریعہ بنے گی پس وصیت روحانی فوائد کی زبردست تحریک ہے آپ بھی اس میں حصہ لے کر روحانی لذت حاصل کریں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وعدہ جات وقف جدید۔ جماعتوں کی فوری توجہ کی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تمام جماعتوں کے نام بھجوایا جا چکا ہے تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ جن جماعتوں نے ابھی تک وعدہ جات نہ بھجوائے ہوں وہ وعدہ جات بھجوائیں۔ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے کوشش کریں کہ وعدہ جات کے ساتھ نقد وصولی ہو جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے خدام الاحمدیہ کے مختلف چندوں کی آمد تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ سال رواں کے پانچ ماہ گذرنے کو ہیں لیکن چندہ مجلس کی آمد بمشکل بجٹ کا ایک چوتھائی ہوئی ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع اور عطیہ تعمیر کی آمد تو اور بھی کم ہے۔

اس لئے عہدیداران خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ چندوں کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو ہمارا نصف سال ختم ہو جائے گا ہر مجلس کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ چندہ کی وصولی کے لئے جو بھی کوشش کی جائے اس کا مقصد یہ ہو کہ ۳۰ اپریل تک ہر مجلس اپنے بجٹ کا کم از کم نصف حصہ ادا کر دے اور اس مقصد کے لئے بقایا داران اور نادہندگان سے پورا پورا رابطہ پیدا کیا جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت اور درخواست دعا

دار السلام مشرقی افریقہ سے اطلاع آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط اہلیہ مکرم عزیزم افتخار احمد صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ابن جناب مختار احمد صاحب ایاز ٹانگانیکا کو ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام امۃ الرافع تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو عمر دراز بخشے، خادمۂ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

احباب جماعت سے ضروری گذارش

اخبار "الفضل" میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ یہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں۔ اس طرح کسی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔

(مینجر الفضل)

مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم

(از مکرم عبد الرحمن صاحب دہلوی۔ ربوہ)

بزم احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور شمع بجھ گئی یعنی مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب ۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم کے متعلق میں نے ایک روایت ایک ایسے شخص کی زبانی سنی تھی جو اس وقت غیر مسلم تھا بلکہ غیر قوم اور غیر ملک کا باشندہ تھا۔ چونکہ یہ روایت مرزا صاحب مرحوم کے اعلےٰ کاروباری کردار پر روشنی ڈالتی ہے اس لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱۹۴۳ء کی بات ہے کہ فوج میں میرے ساتھ ایک انگریز لفٹننٹ (JOHN BREN ORCHAR) ہوتے تھے۔ ان سے اسلام کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ وہ اسلام اور مسلمانوں سے سخت متنفر تھے میں نے ان سے ذکر کیا کہ مسیح نے جو بائیبل میں وعدہ کیا تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا تو وہ وعدہ اس نے پورا کر دیا اور وہ حضرت احمد کی صورت میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں ان سے مل سکتا ہوں میں نے کہا وہ تو وفات پا گئے اور ان کے ایک خلیفہ بھی وفات پا گئے۔ اب ان کے دوسرے خلیفہ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ حسن و احسان میں مسیح کا مثیل ہوگا۔ اگر آپ ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو قادیان جا کر ان سے ملیں۔ چنانچہ میرے ترغیب دلانے پر وہ قادیان آئے۔ جب قادیان سے واپس میری یونٹ میں وہ اپنی ڈیوٹی پر گئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اپنے قادیان کے تاثرات سے مجھے آگاہ فرمائیں لیفٹیننٹ صاحب نے جو بعد میں احمدی ہو گئے اور ان کا اسلامی نام بشیر احمد آرچرڈ رکھا گیا۔ بتایا کہ مجھ پر ایک بات کا بڑا گہرا اثر ہے اور وہ یہ کہ قادیان میں ایک درزی خانہ ہے میں وہاں پر گیا۔ ایک کپڑا پسند کیا اور قیمت پوچھی تو درزی خانہ کے مالک (مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم) نے ایک روپیہ دو آنے گز قیمت بتائی میں حیران تھا کہ ہندوستان میں عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ دکاندار اول تو انگریز کو دیکھ کر اصل قیمت سے کئی گنا زیادہ قیمت بتاتے ہیں اور پھر فوجی کو دیکھ کر تو وہ قیمت بہت ہی زیادہ بیان کرتے ہیں مگر انہوں نے قیمت بالکل مناسب بتائی۔ آپ نے کہا کہ پھر میں نے دو قمیصوں کا کپڑا خریدا اور دریافت کیا کہ قمیص کب دیں گے؟ جس پر انہوں نے کوئی وقت بتایا۔ جب میں وقت مقررہ پر پہنچا تو قمیصیں بالکل تیار تھیں۔ یہ امر بھی ہندوستان کے باشندوں کی عام ذہنیت کے خلاف تھا۔ کیونکہ عام طور پر ہندوستان میں درزی کئی دفعہ پھیرے کرانے کے بعد کپڑا سی کر دیتے ہیں۔ ان دونوں باتوں نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے کہ ہندوستان کے بازاروں میں جہاں اتنا جھوٹ، وعدہ خلافی اور بے ایمانی ہوتی ہے یہ لوگ اتنے سچے اور دیانت دار ہیں۔ اگر یہ دنیاداری کے معاملہ میں اتنے سچے ہیں تو دوسرے معاملوں میں کیوں نہ وہ ارفع و اعلےٰ کردار کے مالک ہوں گے۔

امر واقع یہ ہے کہ جن لوگوں کو مامور من اللہ کی صحبت میسر آجائے ان کی زندگیوں کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ دین و دنیا سب کچھ سدھر جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے کہ ہماری نئی نسل بھی صحابہ کے رنگ میں رنگین ہو۔

دعائے مغفرت

میرے برادر اکبر ملک عبد الغنی صاحب سب انسپکٹر پولیس ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو اپنے مکان واقع دار الرحمت غربی ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور آٹھ نو ماہ سے کینسر جیسے مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ ہر ممکن اور بہترین علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ اور اپنے بوڑھے والدین، بیوہ، اپنے دو بچوں (ایک لڑکی اور ایک لڑکا) اور بھائیوں کو اس جانکاہ صدمہ سے دوچار کر کے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی چادر رحمت میں لپیٹ لے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (ملک مبارک احمد واقف زندگی لیکچرار جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں ۴۳ مجلس مشاورت کی مختصر روئیداد

سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی رپورٹ پر غور اور متعدد اہم فیصلے

(۲)

مجلس مشاورت کے تیسرے اجلاس منعقدہ ۲۴ مارچ کی مختصر روئداد کی ایک قسط جو سب کمیٹی نظارت علیا کی سفارشات اور ان کے متعلق فیصلہ جات پر مشتمل تھی ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ ذیل میں اس اجلاس کی بقیہ کارروائی اختصار کے ساتھ درج کی جا رہی ہے (ادارہ)

سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ

سب کمیٹی نظارت علیا کی جملہ سفارشات پر غور مکمل ہونے کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر اصلاح و ارشاد نے سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی سفارشات پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس سب کمیٹی نے ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱۱، ۱۲، اور ۱۴ کے متعلق سفارشات پیش کی تھیں۔

مربیوں کے تبادلے { تجویز نمبر ۱۱ جو امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ

حیدرآباد ڈویژن کی طرف سے تھی اس امر پر مشتمل تھی کہ ہر مربی کو تین سال سے زائد ایک ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس تجویز سے متعلق سب کمیٹی کی سفارش کی روشنی میں نمائندگان شوریٰ نے حضور اقدس کی خدمت میں یہ سفارش پیش کی کہ ایجنڈے کی یہ تجویز کہ ہر مربی کو تین سال سے زائد ایک ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھنا چاہیئے قابل عمل نہیں ہے اور کوئی معین قاعدہ اس بارہ میں نہیں بنایا جا سکتا۔ تین سال کے بعد لازماً مربی کا تبادلہ کرنا نظام سلسلہ کے لئے دقت کا موجب ہو سکتا ہے البتہ ہر سال ماہ مئی میں مربیوں کے تبادلہ کے متعلق ناظر صاحب اصلاح و ارشاد غور فرماتے رہیں اور حسب حالات اور حسب ضرورت ان کا تبادلہ کرتے رہیں اور ہر تبادلہ کے وقت امیر متعلقہ کا مشورہ حاصل کر لیا جائے گو ضروری نہیں کہ نظارت اصلاح و ارشاد اس مشورہ کی پابند ہو

مقامی زبانیں سیکھنے کی ضرورت { ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱۲ میں امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ

حیدرآباد ڈویژن نے اس امر پر زور دیا تھا کہ مربیان کو سندھی، بنگالی، پنجابی تینوں زبانیں آنی چاہئیں جس علاقہ میں مربی متعین ہو اسے اس علاقہ کی زبان آنی چاہیئے جو مربی تین سال کے اندر زبان سیکھ لے اسے دو سالانہ ترقیاں یکدم دی جائیں اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو ان کی تنخواہ کا تدریجی اضافہ زبان سیکھنے تک روک دیا جائے

سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس تجویز کو غیر واضح اور نامکمل قرار دے کر اسے ناقابل عمل ٹھہرایا تھا اور سفارش کی تھی کہ مربی کو جس علاقے میں متعین کیا جائے اسے وہاں کی زبان سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

چنانچہ اس تجویز اور سب کمیٹی کی سفارش پر کافی غور اور بحث کے بعد جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی میرپور خاص، مکرم اللہ داد صاحب کراچی، مکرم میر نور احمد صاحب تالپور، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نمائندہ لجنہ نے حصہ لیا۔ نمائندگان شوریٰ نے سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا اور سفارش کی کہ "مربی کو جس علاقے میں متعین کیا جائے وہاں کی لوکل زبان سیکھنے کی اسے کوشش کرنی چاہیئے اور نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اس بارہ میں بار بار تاکید ہوتی رہنی چاہیئے"۔

رشتہ ناطہ کی مشکلات اور اُن کا حل { ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱۴ میں سیکرٹری صاحب مال جماعت

احمدیہ خوشاب نے اس امر پر زور دیا تھا کہ رشتہ ناطہ غیر احمدیوں میں کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے مؤثر انتظام ہونا چاہیئے۔

سب کمیٹی نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اس رجحان کے انسداد کے لئے متعدد سفارشات کیں جنہیں کافی غور اور بحث کے بعد بعض ضروری ترامیم کے ساتھ نمائندگان نے منظور کر کے ان پر عملدرآمد کی سفارش کی۔ اس بحث میں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان۔ مکرم ضیاء الحق خان صاحب۔ مکرم عبداللطیف صاحب ملتان، مکرم رسول احمد صاحب ڈنگہ ضلع گجرات۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب منٹگمری۔ مکرم شیخ محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم صوفی رحیم بخش صاحب راولپنڈی، مکرم سید محمود سلیمان صاحب مشرقی پاکستان، مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی اور مکرم میاں محمد یوسف صاحب لاہور اور بعض دیگر نمائندگان نے حصہ لیا

نیز حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی صدر مجلس شوریٰ کی حیثیت سے اس بارہ میں بعض اہم امور پر روشنی ڈالنے کے بعد نظارت امور عامہ کو بعض قیمتی ہدایات سے نوازا۔

کافی بحث اور غور و فکر کے بعد سب کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں نمائندگان نے اتفاق رائے سے اس بارہ میں سفارشات کے طور پر حسب ذیل فیصلہ کیا:-

بعض جگہ غیر از جماعت لوگوں میں رشتہ ناطہ کرنے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے اس کا انسداد ضروری ہے تاکہ عقائد اور دینداری کے لحاظ سے جماعت کی نسل پر بُرا اثر نہ پڑے۔ مجلس شوریٰ اس بارہ میں حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

(۱) والدین کو کوشش کرنی چاہیئے کہ حتی الوسع بالغ ہونے پر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی جلد سے جلد کر دیں اور زیادہ انتظار نہ کریں۔ ہر صورت میں بلا امتیاز بی اے ایم اے وغیرہ پاس کرنے تک شادی کو ملتوی رکھنا بعض اوقات مشکلات پیدا کرتا ہے اور سب کے لئے بلا امتیاز اعلیٰ تعلیم پانا مناسب بھی نہیں۔ اس تعلیم کا جاری رکھنا شادی کے راستہ میں روک نہیں بننا چاہیئے۔

(۲) کوشش کی جائے کہ تمام قابل شادی لڑکے لڑکیوں کی فہرستیں جماعتیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں اور سال بسال اس امر کی پڑتال کی جائے یہ کام مقامی سیکرٹری امور عامہ کا ہونا چاہیئے

(۳) نام و نمود کے لئے رسوم کی پابندی اور بیاہ شادیوں کے اخراجات بھی ابھی تک ضرورت سے زیادہ ہو رہے ہیں ان امور سے اجتناب کرنا چاہیئے اور جس طرح ربوہ میں سادہ طریق پر اور کفایت کے ساتھ شادیاں انجام پذیر ہوتی ہیں تمام جماعتوں اور احباب کو یہ نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔

(۴) امراء اور خطیب رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق خطبات میں جماعتوں کو مناسب صورت میں توجہ دلائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات دربارہ رشتہ ناطہ جماعتوں کے سامنے بار بار پیش کریں۔

(۵) لجنات اماء اللہ سے بھی رشتوں کے متعلق تعاون حاصل کیا جائے۔

(۶) نظارت امور عامہ کے ماتحت ایک ایک شعبہ مستقل طور پر قائم کیا جائے جس کا کام صرف رشتہ ناطہ کے معاملات کو سرانجام دینا ہو اور ایک قابل اور تجربہ کار شخص بطور معاون ناظر امور عامہ اس صیغہ کا انچارج ہو۔ جسے ایک سمجھدار کلرک دیا جائے اور اس غرض کے لئے اسی سال بجٹ منظور کیا جائے۔ معاون ناظر کے ساتھ فی الحال انسپکٹر کی سفارش نہیں کی جاتی۔

(۷) رشتہ ناطہ کی مشکلات کے ضمن میں یہ بھی سفارش کی گئی کہ صدر صاحب نگران بورڈ کی طرف سے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو رشتہ ناطہ کے اہم اور نازک معاملہ کے متعلق سارے حالات اور مشکلات کا جائزہ لے کر تجاویز پیش کرے۔

سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی رپورٹ پر غور مکمل ہونے کے بعد مشاورت کا تیسرا اجلاس پونے سات بجے شام برخاست ہوا۔ (چوتھے اور آخری اجلاس کی کارروائی اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

شادی کی تقریب

ربوہ ــ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء کو نسیم اختر صاحبہ بنت صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۶ جون ۱۹۶۱ء میں ناصر احمد صاحب ابن مکرم فیض احمد صاحب آف جموں کے ہمراہ پڑھا گیا تھا۔ مکرم ناصر احمد صاحب مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال نے کی۔ بعد ازاں عزیزہ ریاض احمد نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۹ مارچ ۶۲ء کو مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اپنے مکان پر ناصر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۹ راپریل ۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک موصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرنا ہوگا	عرصہ تکمیل
میو گارڈنز لاہور میں افسروں کے بنگلوں کی چھتوں کی خصوصی مرمت ایسٹیمیٹ نمبر ۰۷۷ آف ۶۲-۱۹۶۱ء	روپے ۳۸۰۰۰/-	روپے ۸۰۰/-	چھ ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لاکر ۹ راپریل ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹ اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۹ راپریل سے قبل ہی زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے دو پوں میں تحریر کرنا چاہئے کسور والے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندوں کو نرخوں کا حوالہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے دینا چاہئے۔ اور ان کو چاہیئے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقعہ پر معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور

درخواستہائے دعا

ا۔ میرے خسر چوہدری ناظر علی خاں صاحب اور ان کے بھائی محمد علی صاحب کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ میرے دو بھائی مقصود احمد اور محمد امین ممتاز ملازم ہوتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مقدمہ میں کامیابی بخشے اور برادران کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

(خاکسار غفور احمد مدرس مڈل چک نمبر ۱۱۰ روڑی والہ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میرا چچا لفٹیننٹ ملک شیر محمد خاں صاحب کا بڑا صاحبزادہ ملک محمد افضل خان اور خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز ملک محمد اکرم ایک امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک محمد اعظم مدرس پرائمری سکول دارالرحمت ربوہ)

۳۔ مکرم برادرم محمد اسلم خاں صاحب آف کمپالہ (ایسٹ افریقہ) بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار بشیرالدین کمالؔ از بہاولپور)

۴۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کا لڑکا گجرات میں بیمار ہے۔ احباب جماعت سے برخوردار کی کلی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قطب احمد بٹ آزاد والا کالونی شاہی باغ اڈہ پشاور)

۵۔ خاکسار عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہے۔ ضعف قلب کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں) دین محمد مین بازار گنج مغلپورہ۔ لاہور

۶۔ میری ہمشیرہ امۃ النصیر صاحبہ تقریباً ۲ ہفتہ سے بیمار ہیں۔ جب ہم ان کو سول ہسپتال لا رہے تھے تو تانگہ الٹ جانے کی وجہ سے ان کو بہت چوٹیں آئیں۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمشیرہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

صوفی نذیر احمد فضل عمر جنرل اسٹور ٹانڈی ضلع تھرپارکر

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان کا چھیالیسواں سالانہ جلسہ برہمن بڑیہ کی "مسجد المہدی" کے احاطہ میں مورخہ ۱۰-اور ۱۱ مارچ کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا اس جلسہ میں مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع مثلاً کملا۔ چاٹگانگ۔ نواکھالی۔ میمن سنگھ۔ سلہٹ۔ کھلنا۔ دیناج پور۔ رنگ پور۔ ڈھاکہ وغیرہ سے احمدی احباب دور دراز کی مسافت طے کر کے شریک ہوئے۔ مقامی انجمن احمدیہ کی طرف سے جملہ مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی کو سننے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ شہر اور مضافات میں بذریعہ اشتہار و منادی جلسہ کے انعقاد کی دو روز تک منادی کی جاتی رہی۔ جلسہ کے دونوں روز مقامی اور مضافات کے احمدیوں کے علاوہ شہر کے غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے آتے رہے۔

پہلے روز کی کارروائی

مورخہ ۱۰ مارچ کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مولانا سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے جلسہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد مقامی جلسہ کمیٹی کی طرف سے کمیٹی کے صدر مولوی غلام صمدانی صاحب خادم پلیڈر نے جملہ مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور برہمن بڑیہ میں چھیالیس سال سے ہمارے سالانہ جلسوں کے انعقاد کی گذشتہ تاریخ پر دلچسپ الفاظ میں روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مولوی مصطفےٰ علی صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت ڈھاکہ نے امن عالم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر تعلیم پر ایک دلچسپ اور پر معلومات تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی سلیم اللہ صاحب معلم نے موعود کل ادیان اور کلکی اوتار کے موضوع پر ہندو شاستر اور گیتا وغیرہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی۔ اس تقریر کو ہندو معززین نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد مولانا سید اعجاز احمد صاحب فاضل نے "وحی والہام کی ضرورت" پر قرآن و حدیث کے دلائل پر مشتمل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی مقبول احمد صاحب بی اے آفیسر تعلقات عامہ ڈھاکہ نے "اسلام و خلافت" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مولوی فاروق احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ چاٹگانگ نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" پر اور مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب نے "حقیقت دجال و یاجوج ماجوج" پر اور جناب صلاح الدین صاحب خوندکار بی اے نے "حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر ہی اسلام کی زندگی منحصر ہے" پر پر مغز تقاریر فرمائیں۔ اور پہلے دن کی کارروائی ۹ بجے شب بعد دعا اختتام پذیر ہوئی۔ اس روز ایک غیر احمدی دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

دوسرے روز کی کارروائی

مورخہ ۱۱ مارچ کو زیر صدارت مولوی مصطفےٰ علی صاحب آف ڈھاکہ دوسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم اور بنگلہ و اردو نظم خوانی کے بعد شروع ہوا جس کے بعد مسٹر شہید الرحمان صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر" تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب اور مولوی احمد علی صاحب نے جماعت کی تربیت و اصلاح اور تحریک جدید اور وقف جدید کی ضرورت اور اہمیت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ ساڑھے گیارہ بجے کھانا اور نماز کے لئے جلسہ برخواست ہوا۔

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر اڑھائی بجے بعد دوپہر زیر صدارت مولوی غلام صمدانی صاحب خادم پلیڈر جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید اور بنگلہ و اردو نظم خوانی کے بعد جناب مولوی مقبول احمد صاحب آفیسر تعلقات عامہ نے "عالمگیر عذاب اور اس کے وجوہات" پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر شوکت اقتباسات اور پیشگوئیاں حضور کی کتب سے پڑھ کر سنائیں جس کا بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی نے "حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات اور نشانیاں پوری ہو چکیں" کے موضوع پر قرآن شریف اور احادیث اور ائمہ سلف کے حوالہ جات کی روشنی میں ایک مدلل تقریر فرمائی۔ ازاں بعد تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی — جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر

روشنی ڈالی۔

مولوی مصطفٰے علی صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ اور مخالفین کے اعتراضات کے مدلل جواب دئیے۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اور شام ساڑھے سات بجے سہ پہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد "دنیا کے موجودہ مسائل اور اس کا حل اسلام میں" کے موضوع پر مولوی مصطفٰے علی صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد سید عجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ پر مخالفین کے اعتراضات کے مدلل جوابات دئیے۔ آخر میں جلسہ کمیٹی کے صدر کی طرف سے تمام مہمانوں کو الوداع کہا گیا اور مختلف مقامات سے آئے ہوئے پیغامات اور دعا کی درخواستیں پڑھ کر سنائی گئیں۔

آخر میں سید اعجاز احمد صاحب فاضل نے ایک لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔ جس کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ ضلع کملا مشرقی پاکستان)

ضروری اعلان

مودودی صاحب کے تازہ رسالہ "ختم نبوت" سے جماعت احمدیہ کے خلاف پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ پر مشتمل رسالہ الفرقان کا خاص نمبر (۔۔ صفحات) جلد شائع ہو رہا ہے۔ اس کی کتابت شروع ہے جو احباب یا جماعتیں اشاعت کے لئے خریدنا چاہیں وہ زیادہ سے زیادہ ۱۱ اپریل تک مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ یہ ایک نہایت جامعہ رسالہ ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ الفرقان کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ (ابوالعطاء جالندھری)

افغانستان چاہے تو پاک افغان سرحد کھلی رکھی جا سکتی ہے

انتخابات کے دوران ووٹوں کی خرید و فروخت کا امکان بہت کم ہے (صدر ایوب)

پشاور ۲۹ مارچ۔ صدر ایوب خاں نے کل یہاں کہا کہ اگر افغان حکومت یا امریکی بین الاقوامی ادارہ تعاون کے حکام نے پاک افغان سرحد ۲۹ مارچ کے بعد بھی کھلی رکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حکومت پاکستان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ صدر ایوب نے یہ بات راولپنڈی سے پشاور پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہی۔

صدر ایوب نے کہا۔ حکومت پاکستان نے یہ راستہ بند نہیں کیا تھا اور انہوں نے ۲۹ مارچ کے بعد بھی کھلا رکھنا چاہا تو ہم اجازت دے دیں گے۔ آپ نے کہا ہمیں ان لوگوں کی آباد کاری کے لئے بھی کچھ کرنا ہے جو افغانستان کی جانب سے تجارت بند کرنے کے یک طرفہ اقدام سے متاثر ہوئے ہیں۔

جب صدر سے ان خبروں پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا کہ آئندہ انتخابات کے لئے کچھ امیدوار ووٹ خرید رہے ہیں تو آپ نے جواب دیا "اس قسم کا امکان بہت کم ہے۔" آپ نے کہا ووٹ ایک ... افسر اور امیدواروں کے نمائندہ کی موجودگی میں ڈالے جائیں گے اور روپیہ کی ادائیگی کے بعد کوئی امیدوار یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ اس نے جس شخص کا ووٹ خریدا ہے اس نے واقعی اس کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ صدر نے کہا میرے خیال میں کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو اپنے روپیہ کو اس طرح داؤ پر نہیں لگا سکتا۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق صدر ایوب نے کہا پاکستان نے افغانستان کو مال گذارنے کی جو سہولتیں دے رکھی ہیں وہ اب بھی قائم ہیں۔ اور اگر افغانستان چاہے تو سرحد کھلی رکھی جا سکتی ہے۔ آپ نے کہا ہم نے اس سلسلہ میں ہمیشہ فیاضی کا ثبوت دیا ہے اور ۲۹ مارچ کے بعد بھی افغانستان کو پاکستان کے راستے مال گذارنے کی اجازت دیں گے۔ لیکن اس کا فیصلہ کرنا افغانستان اور امریکہ کا کام ہے۔ صدر نے کہا مشکل یہ ہے کہ افغان حکمران خود اپنے گلے پر چھری پھیرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے افغان حکمرانوں کے طرز عمل پر افسوس ظاہر کیا۔

آسام میں چیچک اور خسرہ سے ۱۷۷ اموات

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ بھارتی صوبہ آسام کے قصبہ ڈبرو گڑھ اور اس کے نواحی علاقوں میں گذشتہ دو ماہ سے وبائی امراض پھیلی ہوئی ہیں۔ ان وبائی امراض سے اب تک خسرہ سے سو اور چیچک سے ۷۷ اموات ہو چکی ہیں وبائی امراض سے اموات کے متعلق یہ تعداد و شمار آسام کے وزیر صحت نے صوبائی اسمبلی میں ایک بیان میں بتائے

طلبہ کو گمراہ کرنے والے ملک کے دشمن ہیں

پشاور یونیورسٹی کے کنووکیشن میں صدر ایوب کا اعلان

پشاور ۲۹ مارچ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل یہاں کہا کہ نوجوانوں کا لچک دار ذہن ہر قسم کے جذبات و تاثرات کو جلد قبول کر لیتا ہے اور جو عناصر انہیں غلط طریقہ سے استعمال کرنے اور گمراہ کر کے استحصال کر رہے ہیں وہ انسان اور خدا کے خلاف نفرت انگیز اور قبیح جرائم کے مرتکب ہیں۔ صدر نے کہا اس قسم کے عناصر ملک کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں۔

صدر ایوب کل صبح پشاور یونیورسٹی کے گیارھویں کانووکیشن سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے اس امر پر حیرانی ظاہر کی کہ کوئی شخص جس میں ذرہ بھر بھی شعور ہو اس قسم کی روش کیوں اختیار کرے۔ جو اس کے وطن کی سلامتی بلکہ آزادی کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہو۔ صدر نے اس قسم کی برائیوں کے لئے جاگیردارانہ اور قبائلی نظام اور طویل دور غلامی کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ آپ نے کہا اس سے عوام میں احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے۔ صدر نے متنبہ کیا کہ کلکتہ اور کابل میں مقیم انتشار پسند قوتیں ہمارے نازک مقامات پر حملہ کرنے کا موقع نہیں کھوتیں۔ آپ نے کہا ان زبردست منظم اور مالی لحاظ سے مضبوط حملوں کا ہم میں سے کچھ افراد کی حب الوطنی پر اثر پڑتا ہے۔ صدر ایوب نے طالب علموں سے کہا کہ ہم سب کو انتشار پسند قوتوں کے مقابلہ میں چوکس رہنا چاہیئے۔ لیکن طالب علموں کو سب سے زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔

صدر نے کہا حکومت تحصیل علم کے لئے بہتر سہولتیں مہیا کرنے پر بڑی بڑی رقوم صرف کر رہی ہے۔ لہٰذا طالب علموں پر ان کے والدین اور ملک کی جانب سے یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ تحصیل علم کی طرف پوری توجہ مبذول کریں۔ صدر نے انتباہ کیا کہ اگر کچھ طالب علم غیر متعلق باتوں میں کٹھ پتلی بن گئے تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ صدر ایوب نے کہا حکومت کی تمام کوششوں اور اسکیموں کا مقصد پاکستان کی خدمت اور عظمت ہے اور طالب علموں کو بھی ان مقاصد کے حصول میں حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر طلبہ حصول تعلیم پر توجہ مرکوز نہیں کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قوم نے ان پر جو اعتماد کیا ہے اس پر وہ پورے نہیں اترے ہیں یہ ایک نہایت خطرناک غداری ہے جس کی ہم اجازت نہیں دے سکتے۔

صدر ایوب خاں جس وقت گورنر ملک امیر محمد خاں کے ہمراہ یونیورسٹی پہنچے تو وائس چانسلر چوہدری محمد علی نے آپ کا استقبال کیا۔ صدر نے سنڈیکیٹ اور سینیٹ کے ارکان سے بھی ملاقات کی۔ یونیورسٹی کے چانسلر ملک امیر محمد خاں نے کنووکیشن کا آغاز کیا اور کامیاب طالب علموں کو ڈگریاں دیں۔ قریباً سات سو طالب علموں نے ڈگریاں لیں۔ بعد ازاں صدر نے زرعی کالج۔ طالب علموں اور اساتذہ کے مرکز اور یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا

شام کی فوجی حکومت کی پالیسی

دمشق ۲۹ مارچ۔ شام میں اقتدار سنبھالنے والے فوجی گروپ نے اعلان کیا ہے کہ شام کی نئی حکومت مثبت غیر جانبداری اور فوجی بلاکوں سے لاتعلقی کی پالیسی پر گامزن رہے گی۔ فوجی گروپ نے اپنی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ (۱) نئی حکومت داخلی امور میں تعمیری سوشلزم کی پالیسی پر گامزن رہے گی (۲) عرب ممالک بالخصوص مصر اور عراق کے ساتھ شام کے تعلقات مکمل عرب اتحاد پر مبنی ہوں گے (۳) بین الاقوامی امور میں شام کی حکومت بڑی سختی سے مثبت غیر جانبدار اور فوجی معاہدوں سے علیحدگی کی پالیسی اختیار کرے گی اور اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی حیثیت سے شام پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں نئی حکومت انہیں پورا کرے گی (۴) نئی شامی حکومت فلسطین کو تمام عرب کے انتہائی اہم مسئلہ کی حیثیت دے گی۔ اور وہ شام میں عربوں کے حقوق کی بحالی اور فلسطین کے علاقہ کو آزاد کرانے کی کوشش جاری رکھے گی۔

مصر کی قومی کانگرس کا اجلاس

قاہرہ ۲۹ مارچ۔ صدر ناصر نے کل رات ایک حکم جاری کر کے اعلان کیا کہ عوامی عناصر کی قومی کانگرس ۵ مئی کو منعقد ہوگی۔ میں کانگرس میں نیا قومی چارٹر پیش کروں گا۔ کانگرس کے ایک ہزار سات سو پچاس ارکان کا اجلاس قاہرہ یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں ہوگا۔ قومی چارٹر کی منظوری کے بعد قومی اسمبلی کے انتخابات ہوں گے۔

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد۔ دکن

"اعلیٰ عہدوں پر اجارہ داریوں کا دور گذر چکا ہے" (صدر ایوب)

قبائلی عوام کی طرف سے حکومت اور آئین سے وفاداری کا اعلان

پشاور ۳۰ مارچ۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان میں حاکم اور محکوم کا تصور موجود نہیں ہے اور وہ زمانہ گذر چکا ہے جب غیر ملکی حکمرانوں کے دور میں بعض افراد کو خاص رعایتوں کا مستحق سمجھا جاتا تھا۔ صدر نے کل پشاور میں قبائلی ملکوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی شخص کو کسی خاص عہدے پر اجارہ داری حاصل نہیں اور قوم کا کوئی بھی رکن ملک کے بڑے سے بڑے عہدہ پر فائز ہو سکتا ہے۔

قبائلی جرگہ میں مہمند، آفریدی، ملاغوری شیلا مینی اور شنواری قبائل کے ملکوں نے شرکت کی۔ صدر نے قبائلی جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ملک کی اجتماعی ترقی کی خواہاں ہے اور اسی مقصد کے لئے قبائلی علاقہ اور کم ترقی یافتہ ملکوں کی ترقی کے کام پر خاص توجہ دی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ کرم گڑھی اور گومل بند کی سکیموں سے کرم اور وزیرستان کے عوام کو بہت فائدہ پہنچے گا کیونکہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ان علاقوں میں لاکھوں ایکڑ اراضی سیراب ہونے لگے گی۔

قبائلی سرداروں کی طرف سے چار ممتاز ملکوں نواب زادہ ملک محمد علی کوکی خیل، ملک وارث خان۔ ملک ادل شیر خاں اور صاحبزادہ محمد حلیم نے صدر محمد ایوب خان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کے لئے حکومت پاکستان سے مکمل وفاداری کا یقین دلایا قبائلی سرداروں نے کہا کہ وہ افغانستان کے مذموم عزائم کو پوری طرح سمجھتے ہیں اور کابلی حکمرانوں کا ٹولہ پاکستانی قبائلیوں کو فریب نہیں دے سکے گا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی آزادی اور خود مختاری کو کوئی بھی خطرہ پیدا ہوا تو قبائلی عوام اس کے مقابلے کے لئے ایک چٹان کی طرح ڈٹ جائیں گے

٭ نظم و نسق کو بہتر بنانے اور قومی یک جہتی پیدا کرنے کے لئے صدر ایوب نے جو اصلاحات نافذ کی ہیں قبائلی سرداروں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے قابل عمل آئین پیش کرنے پر صدر ایوب کا شکریہ ادا کیا اور آئین سے مکمل وفاداری کا اعلان کیا۔

ربوہ باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کا اختتام

ربوہ ــــــ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام جو باسکٹ بال کوچنگ کیمپ ۱۲ مارچ سے شروع ہوا تھا ۲۵ مارچ کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ کیمپ میں شامل ہونیوالے نصف صد کے قریب طلباء اور متعدد اساتذہ کرام تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے گذشتہ اتوار کی شب دریائے چناب کے کنارے نہایت دلچسپ تفریحی تقریب میں شمولیت کر کے رسمی طور پر اس کیمپ کے اختتام کا اعلان سنا۔

یاد رہے کہ یہ کیمپ جو سنٹرل ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پندرہ روز تک نہایت نظم و ضبط کے ساتھ جاری رہا ان متعدد کیمپوں میں سے سب سے پہلا کیمپ تھا جو حکومت کی سکیم کے ماتحت باسکٹ بال ایسوسی ایشن مختلف مقامات پر منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کیمپ کے لئے کوچ کے فرائض مسٹر خورشید موتی لال سپورٹس افسر پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرمائے اسی طرح چوہدری فضل داد صاحب اور پروفیسر محمد اسلم صاحب قریشی بھی علاوہ دیگر متعدد اساتذہ کالج کے کیمپ میں خاص دلچسپی لیتے رہے۔

اس کیمپ کی وجہ سے باسکٹ بال کھیل کو ربوہ میں ایک مزید تقویت ملی ہے۔ امید ہے آئندہ بھی اس قسم کے کیمپ منعقد ہوتے رہیں گے۔

(نامہ نگار)

شاہ مہندر ابھارت کا دورہ کریں گے

کھٹمنڈو ۳۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نیپال کے شاہ مہندرا ۱۸ اپریل کو بھارت کے دورہ پر نئی دہلی جائیں گے شاہ کو بھارت کے دورے کی دعوت وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دی ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

شفتل و برسیم وغیرہ چارہ سے ہونے والے
جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم
زوروں پر ہے
"اکسیر اپھارہ" (اکسیر میٹھا)
جلد از جلد حاصل کر لیں۔
قیمت فی پیکٹ ۷۵/- فی درجن -/۶ فی گروس -/۴۰
تفصیلات کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں
ڈاکٹر راجبر ہومیو اینڈ کمپنی شعبہ حیوانات

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو ۱۶ اپریل ۶۲ء کے بارہ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں

تخمیناً لاگت	عرصہ تکمیل	زرِ ضمانت	کام
-/۸۶۴۰۰۰	۱۵ ماہ	-/۱۷۰۰۰ روپے	پلین نمبر $\frac{0-531}{SRQ7-12-61}$ کے مطابق سرگودھا میں سب کنٹرول آفس اور اس کے سلسلہ میں کواٹروں کی فراہمی۔

۲۔ مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹینڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے ٹھیکہ داران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹینڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لیں

۴۔ ٹینڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹینڈر فارم ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور ب) ٹینڈر کی ہدایات اور توضیحات کوائف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹینڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہوں گے جس سے معلوم ہو سکے کہ انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرایا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹینڈر پر غور نہیں ہو گا۔

۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹینڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی ٹینڈر خواہ کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

۷۔ شیڈیول ریٹ سے زائد یا کم تین علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں یعنی :-

(ا) مٹی کے کام کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹیریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

تصحیح

۳۰ مارچ کے الفضل میں "عازمین حج کے لئے اطلاع و درخواست دعا" کے عنوان سے جو نوٹ شائع ہوا ہے وہ برادرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے ہے نہ کہ خلیفہ عبدالرفیق صاحب کی طرف سے۔ مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب کے بھائی اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں اور کوئٹہ سے وہی اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ حج پر جا رہے ہیں۔

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر ربوہ)

ہمیشہ
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی نئی
اور
آرام دہ بسوں میں سفر کریں!
(جنرل مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴